اکابرین امت

دیوبند

خبیث ابن خبیث

کیوان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو اولاد دوسرے بطون سے ہے وہ سب شیوخ میں شمار ہوگی جیسے اور حضرات خلفاء راشدین کی اولاد شیخ کھلاتی ہے۔

ملفوظات جلد 10 صفحہ 165 ملفوظ 118 آخر

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیۃ ملفوظات حکیم الامت ادارہ تالیفات اشرفیہ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے ایک مرتبہ خود فرمایا کہ

یہ شیخ زادوں کی قوم بڑی ہی خبیث ہوتی ہے۔ایک طالب علم نے عرض کیا کہ حضرت آپ بھی تو شیخ زادے ہیں۔تو بے تکلف فرمایا کہ

میں بھی تو خبیث ہوں۔

ملفوظات حکیم الامت جلد5 صفحہ338 ملفوظ378 آخر

☆　ویسے یعقوب صاحب واقعی بڑے بے تکلف تھے اس کی ایک اور مثال پیش خدمت ہے۔

عوام کا اعتقاد ہے ہی کیا چیز ہمارے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اس اعتقاد کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں۔فرمایا کرتے تھے کہ

عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدھے کا عضو مخصوص ۔ بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

ملفوظات حکیم الامت جلد3 صفحہ255 ملفوظ410

واقعی عجیب مثال ہے۔

☆　آخر وہ وجوہات ہیں کیا کہ شیخ زادے یعقوب صاحب کو یہ الفاظ ادا کرنے پڑے اب بقول دیوبند یا یعقوب صاحب کوئی چھوٹی موٹی شخصیت تو تھے نہیں۔ہاں چند واقعات دیوبندی کتب سے میری نظر سے گذرے ہیں جو ان وجوہات میں سے کچھ ہیں سو وہ ہدیہ قاری ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث اور دیگر کتب میں سے چند حوالہ جات یعقوب صاحب بقول دیوبندیا اک عالم تھے یقیناً یہ تعلیم ان کے پیش نظر ہو گی۔یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ قرآن و حدیث سے بے خبر تھے۔

حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتوی 1302ء سابق صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند آخر الذکر بزرگ کو حضرت نانوتوی سے شرف تلمذ بھی حاصل ہے خود لکھتے ہیں۔

حقیر اور مولوی (محمد قاسم) صاحب کے بہت سے روابط اتحاد تھے ایک مکتب میں پڑھا۔ایک وطن،ایک نسب،ہم زلف ہوئے،ایک استاذ سے ایک وقت

میں علم حاصل کیا۔اور بعض کتابیں میں نے مولانا (محمد قاسم) سے پڑھیں۔ ایک پیر (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) کے مرید ہوئے، ہم سفر دو سفر حج کے رہے اور ایک زمانہ دراز تک ساتھ (سوانح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مؤلفہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی)

مجالس حکیم الاسلام جلد 1 صفحہ 13

☆ اب قاسم نانوتوی یعقوب صاحب کے استاد پھر آخر کس بات پر **یعقوب صاحب لٹھ لے کر قاسم صاحب کو مارنے پر آمادہ** ہوئے بہر حال یہ بھی اک وجہ ہے دیگر وجوہات میں سے۔

حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب پر ایک مرتبہ خفا ہوئے اور انہوں نے تحمل کیا وہ واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت مولانا قاسم صاحب **ایک بچہ** کے ساتھ مزاح فرمارہے تھے اور مزاح اس کی ٹوپی اتار کر اپنے سر پر رکھ لی اس پر کچھ گوٹہ کا کام تھا۔ مولانا محمد یعقوب نے دیکھ کر فرمایا کہ **یہ کیا مخول ہے یہ ٹوپی کیوں اوڑھی**۔ فرمایا کہ اتنی تو جائز ہے کیونکہ **چار انگل** سے بہت کم تھی کہا کہ پھر عوام کیلئے حریر اور دیبا سب جائز ہو جائے گا اور **ان پر لٹھ لے کر دوڑے**۔ مولانا نے حجرہ میں جا کر پناہ لی اور **مولانا سے معافی مانگی**۔ تب بات ختم ہوئی۔

حکیم الامت کے حیرت انگیز واقعات صفحہ 425

☆ اب یعقوب صاحب شیخ الحدیث بھی ہیں سو وہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ شرع میں اس کی گنجائش موجود ہے اور جیسا کہ ان کے دیگر حالات و واقعات جو دیوبندیا نے اپنی کتب میں تحریر کئے ہیں ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے واقعات میں بھی مولانا عجیب عجیب تاویلات فرمایا کرتے تھے۔ جیسے **شیطان** بھی تو انہی کا ہے۔

حکایات اولیاء (ارواح ثلاثہ) صفحہ 223 حکایت 355

☆ اسی طرح اور بھی کئی مثالیں جن سے مولانا کا نرم مزاج رویہ بظاہر بڑی بڑی خلاف شرع باتوں میں ظاہر ہے سو وہ صرف اسی بات پر جس کی اجازت بھی موجود یا گنجائش بھی موجود اس وجہ سے اپنے استاد پر لٹھ لے کر نہیں دوڑ سکتے بحث مباحثہ کی حد تک بات ہوتی لیکن آخر کیوں۔ **آخر کیوں معاملہ لٹھ تک پہنچا۔**

☆ آئیں دیکھتے ہیں اسی واقعہ کو۔ نیز جس کو یہاں صرف **ایک بچہ** کہا گیا ہے آکر یہ کون ہے۔ پھر آپ کو سمجھ آجائے گی کہ **بات صرف چار انگل کی نہیں کچھ اور ہے**۔ کہ بات آخر لٹھ تک پہنچی کیوں۔

فرمایا کہ

ایک مرتبہ نبو پہلوان نے جو دیوبند کا رہنے والا تھا باہر کے کسی پہلوان کو پچھاڑ دیا تو مولانا محمد قاسم صاحب کو بڑی خوشی ہوئی اور فرمایا کہ ہم بھی نبو کو اور اس کے کرتب کو دیکھیں گے۔ حافظ انوار الحق کی بیٹھک میں اسے بلایا اور سب کرتب بھی دیکھے ۔ مولانا بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے **بڑی ہنسی کیا کرتے** تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے **کبھی کمر بند کھول دیتے۔**

حکایات اولیاء (ارواح ثلاثہ) صفحہ 191 حکایت 274

☆ امید ہے اب اس ایک بچہ کی نشاندہی ہو گئی اور اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ لگ گیا کہ **بات چار انگل کی نہیں بلکہ کسی انگل بازی کی ہے۔** ٹوپی پہننے کی نہیں کچھ اتارنے کی ہے۔ ورنہ بچوں کے کمر بند کھولنا کن لوگوں کا کام۔ حد تو یہ کہ ان کو متبع سنت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

☆ اب سمجھ آیا کہ یعقوب جیسا شخص جو دوسروں کی سخت سخت باتوں پر بھی تاویل کی راہ نکال لیا کرتے تھے آخر کیوں لٹھ لے کر نانوتوی صاحب کے پیچھے پڑے۔ بات جب دوسروں کی ہو تو آدمی تاویلیں بھی کر لیتا ہے مگر بات جب اپنی اولاد کی ہو تو پھر بڑا مشکل ہوتا ہے۔ خواہ سامنے پھر استاد ہی کیوں نہ ہو۔

☆ جبکہ استاد کی یہ بات بھی مشہور کہ

اک بالکل آزاد رندانہ وضع کی چوڑی دار پاجامہ پہننے والے بانکے سے نانوتوی

صاحب کی دوستی **جو نانوتوی کو نہلاتے۔ یہ ان کو وہ ان کے کمر ملتے۔ اک دوسرے کو کنگھا کرنا غرض بہت گہرے تعلقات۔**

اروح ثلاثہ (حکایت اولیاء) صفحہ 165 حکایت 225

☆ اور دوسری طرف

یہ اور اسی قسم کے دوسرے قرآئن وشواہد کی روشنی میں کم از کم میری سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ عورتوں اور عورتوں کی سوسائٹی سے حضرت والا کی کنارہ کشی کے قصوں میں شاید دخل آپ کی اسی افتاد طبع کو تھا۔

سوانح قاسمی حصہ اول صفحہ 525

☆ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت والا کو گویا

عورتوں سے بہت نفرت تھی۔

سوانح قاسمی جلد 1 صفحہ 523

☆ لگے ہاتھوں اتباع سنت کے دعوی داروں کا بیان بھی سن لیں۔ کہ

حضرت والا کو گویا عورتوں سے بہت نفرت تھی۔

سوانح قاسمی صفحہ 523

☆ عورتوں سے حتی الوسیع دور رہنے کا فطری رجحان جو آپ میں تھا شاید اسی کا نتیجہ یہ تھا جیسا کہ مصنف امام نے لکھا ہے کہ ساتھ ہی ساتھ نانوتوی صاحب کا یہ اقرار

میں بے حیا ہوں اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں۔

سوانح قاسمی جلد 1 صفحہ 399

☆ اسی طرح کسی کا نانوتوی صاحب کو کہنا

بے حیا گنوار کے لونڈے

سوانح قاسمی جلد 1 صفحہ 120

☆ ایک بار ارشاد فرمایا

میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن وشوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔

تذکرۃ الرشید جلد 2 صفحہ 289

☆ اسی طرح حضرت والد ماجد مولانا حافظ احمد صاحب سے و عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے بیان فرمایا کہ

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ **حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینہ پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔**

ارواح ثلاثہ (حکایت اولیاء) صفحہ 204 حکایت 304

☆ اب اگر خواب کو بات کریں تو کیا یہ خواب مبشرات میں سے نہیں تھا۔ دیوبندی اس کا اقرار کر لیں اور اگر نہیں تھا تو یہ خواب شیطان سے تھا اس کا ذکر ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ پھر یہ دوسرا واقعہ تو خواب کا نہیں۔

☆ پھر حیا کے **متعلق احادیث** میں کیا آیا ہے۔ ان بڑوں کو یہ تک بھی علم نہیں تھا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیاء (شرم) کو نکال دیتا ہے۔ پھر جب حیا اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اس پر اللہ کا غصہ پاتا ہے جب ہمیشہ اس پر اللہ کا غصہ رہتا ہے تو امانت اس کے دل سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ تو اس کو چور اور خائن پاتا ہے جب ہمیشہ چور اور خائن اس کو پاتا ہے تو رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے۔ ( ) جب رحمت اس میں سے نکل جاتی ہے تو ہمیشہ اس کو مردود اور ملعون پاتا ہے جب ہمیشہ اس کو مردود و ملعون پاوے تو اسلام کی رسی اس کی گردن سے نکل گئی۔

سنن ابن ماجہ جلد 3 صفحہ 467 کتاب الفتن حدیث 4050

دیوبندی مجموعہ حدیث معارف الحدیث جلد 2 صفحہ 185 کتاب الاخلاق سے

227۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

228۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء صرف خیر ہی کو لاتی ہے۔

229۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی نبوت کی باتوں میں سے لوگوں نے جو کچھ پایا ہے اس میں ایک یہ مقولہ بھی ہے کہ جب تم میں شرم و حیاء نہ ہو تو پھر جو چاہو کرو۔

دیوبندی مجموعہ حدیث معارف الحدیث جلد 2 صفحہ 185 کتاب الاخلاق

☆ اب میں دوبارہ آتا ہوں لفظ خبیث کی طرف کہ شیخ الحدیث دیوبند یا یعقوب صاحب نے جب سن شیخ زادوں جن میں وہ خود بھی شامل ہیں کہا تو انہیں یقیناً علم تھا کہ اس لفظ کا معنی کیا ہے۔ قرآن میں بھی یہ لفظ آیا ہے حدیث میں بھی اور دیگر کتب میں بھی۔ قرآن کیا کہتا ہے۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ۔

24 سورت النور آیت 26

ترجمہ: خبیث عورتیں واسطے خبیث مردوں کے ہیں اور خبیث مرد واسطے خبیث عورتوں کے اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں۔

دو ترجموں والا قرآن صفحہ 492

☆ دو ترجموں والے قرآن سے مراد معجز نما قرآن 55 خوبیوں والا بدو ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اور اشرف علی تھانوی

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یمِیْزَ الْخَبِیْث۔

آل عمران 175 پارہ 4 رکوع 18

ترجمہ: نہیں ہے اللہ کہ چھوڑے دے ایمان والوں کو اوپر اس حالت کے کہ ہو تم اوپر اس کے یہاں تک کہ جدا کر دے ناپاک کو پاک سے۔

دو ترجموں والا قرآن صفحہ 101

قل لَّا يستوي الخبيث والطيب ولو اعجبتك كثرة الخبيث۔

المائدۃ 100 پارہ 7 رکوع 13

ترجمہ: کہہ نہیں برابر ہوتا ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو بہتات ناپاک کی۔ پس ڈرو اللہ سے اے صاحبو عقل کے تاکہ تم فلاح پاؤ۔

دو ترجموں والا قرآن صفحہ 172

☆ یہاں پر مخاطب عقل والے ہیں اور دیوبندی حکیم تھانوی کا فرمان **"چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے حصہ میں"**

ولوطاً اتینٰه حكماً و علماً و نجینه من القرية الّتى كانت تحمل الخبیٰث۔

21 سورت الانبیاء آیت 74

ترجمہ: اور لوطؑ کو دیا ہم نے اس کو حکم اور علم اور نجات دی ہم نے اس کو اس بستی سے کہ کرتے تھے کام گندے تحقیق وہ تھے قوم بُری بدکار۔

دو ترجموں والا قرآن صفحہ 457

☆ یقیناً یعقوب صاحب کو علم تھا کہ قرآن میں کس قوم اور ان کے کس فعل کو خبث کا نام دیا گیا۔ ویسے وہ شیخ الحدیث بھی ہیں ابوداؤد کی یہ حدیث بھی ان کی نظر میں ہو گی۔

باب لا یقال خبثت نفسی

ابوداؤد جلد 3 صفحہ 642 باب 499 حدیث 1543

الخبیث بدباطن، کمینہ، بد طینت، اذیت رساں، گندا، بُرا، گھٹیا، ردی، ناپسندیدہ، ہر خراب چیز (3) نجس، ہر حرام چیز

القاموس الوحید صفحہ 404 مولانا وحید الزماں استاد حدیث وادب عربی معاون مہتمم دار العلوم دیوبند

ناپاک، پلید، گندہ، بُرا، بدباطن۔ شریر

فیروز اللغات صفحہ 584-585

الخبیث ناپاک، گھٹیا، ناپسندیدہ چیز، ہر حرام چیز، ہر خواب چیز، بڑا بدکار، بڑا شریر

مصباح اللغات صفحہ 188

الخبیثی برائی، پلیدی

خَبَثَ پلید و ناپاک ہونا

اَلْخَبِیْثُ نجس روی

خُبُثُ خبث سے معدول ہے۔

یہ مرد کو گالی دینے کے لئے صرف ندا کی شکل میں آتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں یا خُبُث۔ اے بدکار مرد

المنجد صفحہ 254

الخَبِیْثُ بڑا خبیث، بڑا شریر

المنجد صفحہ 255

کتاب الحدود باب الوطی

اور لواطت نہ ہو گی بہشت میں بنا بر صحیح قول کے۔ اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے اس کو قبیح فرمایا اور قرآن مجید میں اس کا خبیث نام رکھا اور بہشت پاک

ہے خباثت سے۔

در مختار الموسوم بہ غایۃ الاوطار جلد 2 صفحہ 473

کتاب الحدود باب التعزیر

اور تعزیر دی جائے گی یا خبیث یا سارق یا فاجر یا مخنث یا خائن یا سفیہ یا پلید یا مباحی یا احمق یا عوانی کہنے میں۔

در مختار الموسوم بہ غایۃ الاوطار جلد 2 صفحہ 499

اور خَبَثَ سے مراد فسق و فجور ہے۔ خاص طور سے اس سے مراد زنا لیا ہے۔

بقول بعض خبث سے مراد اولاد زنا ہے۔

کتاب حیات الحیوان جلد 2 صفحہ 732 علامہ دمیریؒ

☆ یقیناً اتنا علم تو شیخ الحدیث صاحب کو یہ الفاظ کہتے ہوئے ضرور ہوگا۔ اس سے پہلے کہ میں مزید یہ بتاؤں کہ شیخ زادے (دیوبندیا) اور کون کون ہیں کچھ اور علماء دیوبند کے ارشادات

حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں

نیک لوگوں کا تو ایسا حال ہے
اور تیرا یہ خبیث اب قال ہے
میرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں
عالم و زاہد ولی پاک دین

منقول از اشرف التبنیہ

حکایات اولیاء (ارواح ثلاثہ) صفحہ 293 حکایت 437

☆ جامع کہتا ہے اللہ اکبر کیا ٹھکانا اس تواضع اور انکساری کا

حاجی صاحب فرماتے ہیں:

نیک لوگوں کا تو ایسا حال ہے
اور تیرا یہ خبیث اب قال ہے
میرا ثانی کوئی دنیا میں نہیں
عالم و زاہد ولی پاک دین

حکایت 437 ملفوظات جلد 11 صفحہ 78

☆　سو کسی کو یہ شبہ نہ گزرے (دیوبندیا کو) کہ حاجی صاحب نے کسی دوسرے کی بات کی ہے اگر پھر بھی دماغ میں دیوبند ہے تو

عدیل ان کا نہیں پیدا انہیں تشبیہ کس سے دوں
نظیر ان کی نہیں ملتی جہاں میں وہ تھے لاثانی

ملفوظات جلد 11 صفحہ 284

ثانی　دوسرا۔ مانند۔ نظیر۔ مقابل۔ جوڑ۔ ہم پلے۔ ہمسر

عدیل　برابر۔ نظیر۔ یکساں۔ مانند۔ رتبہ اور قد میں مساوی۔ (2) عادل۔ منصف

عدیل نہ ہونا　برابر نہ ہونا۔ نظیر نہ ہونا

فیروز اللغات صفحہ 437

لاثانی　بے مثل۔ بے نظیر۔ یگانہ۔ یکتا۔ فرد

فیروز اللغات صفحہ 1139

شہید ہو گئے ضامن علی پاک نہاد
جواب جن کا نہ تھا کوئی نسل آدم میں

بیس بڑے مسلمان صفحہ 158

☆　میں تو اس شعر کو الہامی سمجھتا ہوں کیونکہ حضرت والا پر حرف بحرف صادق آتا ہے۔

کب کوئی ثانی تیرا لاجواب ایسا تو ہو
چن لیا لاکھوں میں تجھ کو انتخاب ایسا تو ہو

اشرف السوانح جلد 1 صفحہ 95

☆　**انٹرنیٹ پر موجود کتاب**

الامداد جلد 1 جمادی الاول 1421ھ اگست 2000ء شمارہ 9 صفحہ 61

مدیر مسئول　مشرف علی تھانوی　مدیر خلیل احمد تھانوی

وعظ　عمل الذرہ　چھوٹا سا عمل

ازافادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانااشرف علی تھانوی

عنوانات حواشی۔ مولانا خلیل احمد تھانوی

نفس لئیم سے بھی میری دوسری رہی
اس دوستی پہ فخر رہا اور خوشی رہی
رنگینی جہاں ستاتی رہی مجھے
جھنکار سیم و زر کی بلاتی رہی مجھے
ہوتی رہیں خراب سدا نیتیں میری
یوں رائیگاں گئی ہیں صلاحیتیں میری
قسمت نے کر دیا مجھے محروم کائنات
یوں دے گئی شامت اعمال مجھ کو مات

لئیم وہ کنجوس جو نہ خود کھائے نہ دوسروں کو کھانے دے۔(2)کمینہ،سفلہ

فیروزاللغات صفحہ 1173

سفلہ کمینہ،رذیل(2) اوچھا،کم ظرف،نالائق

فیروز صفحہ 201

☆ اب کچھ خبیثوں میرا مطلب ہے کچھ شیخ زادوں کی تفصیل

شیخ الہند مولانا محمد الحسن

بیس بڑے مسلمان صفحہ 229

حضرت کے جدامجد شیخ فتح علی صاحب

امداداللہ مہاجر مکی

بیس بڑے مسلمان صفحہ 84

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حافظ محمد امین صاحب ہے مولانا شیخ محمد محدث تھانوی آپ کے ہم جد تھے۔

والد صاحب کا نام حافظ محمد امین بن شیخ بڈھا بن شیخ بلاقی تھا (شمائم امدادیہ)
حضرت شیخ المشائخ کی والدہ ماجدہ شیخ علی محمد صدیقی نانوتوی کی صاحبزادی اور
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے خاندان سے تھیں۔

بیس بڑے مسلمان صفحہ 86

☆ **قاسم نانوتوی**

مولانا کے والد ماجد شیخ اسد علی داد شیخ غلام شاہ

بیس بڑے مسلمان صفحہ 114

☆ **رشید احمد گنگوہی**

آپ والد اور والدہ ماجدہ دونوں کی جانب سے شریف النسب اور نجیب
الطرفین، شیخ زادہ، انصاری اور ایوبی نسل تھے۔

بیس بڑے مسلمان صفحہ 146

☆ **اشرف علی تھانوی**

مجدد الملت کے والد ماجد شیخ عبد الحق یعقوب صاحب کا ذکر تو شروع میں
ہو چکا۔ تمام کے تمام دیوبندیا کے اکابرین

بیس بڑے مسلمان صفحہ 308

☆ اب مزید چند واقعات کا ذکر کرتا ہوں جو سب یقیناً یعقوب صاحب کے بھی پیش نظر ہوں گے۔

اس امت کے حکیم کی پر حکمت باتیں

☆ مگر اس سے پہلے اک فرمان پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

بعنوان حضرت مولانا کا بچپن

جن لوگوں نے آگے چل کر بڑا آدمی بننا اور لوگوں کی اصلاح و فلاح میں اپنی
زندگی بسر کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شروع ہی سے بیکار باتوں، لایعنی
حرکتوں اور فضول کھیل کود سے دور بلکہ متنفر رکھتا ہے اور جن لوگوں سے
تجدید واحیائے دین کا کام سرانجام دینا ہوتا ہے وہ بچپن ہی سے اپنی فطرت میں

متبع سنت و شریعت ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ بڑے ہو کر محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے یا طعن و تشنیع سے بچنے کے لئے شرعی شکل و صورت بنالی تاکہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں۔

بیس بڑے مسلمان صفحہ 147 زیر عنوان رشید احمد گنگوہی

لما تقولون مالا تفعلون

(القرآن)

ترجمہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں

☆ یہ لوگ اگرچہ تعلیم وتدریس حاصل کرتے ہیں لیکن وہی طور پر سلیم الفطرت ہوتے ہیں کہ اگر ان کی تعلیم و تربیت نہ بھی ہوتی تو اپنی سلامتی طبع سے بہر حال صراط مستقیم پر چلتے۔ چاہے شیخ و مرشد نہ ہوتے۔ اس کا لگے ہاتھوں جواب تھانوی کی زبانی سن لیں باقی واقعات بعد میں

اور ھمارا تقوی، طھارت تو بندر کی سی نقل ھے۔

ملفوظات جلد 9 صفحہ 253 ملفوظ 229

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں فقیہ نہیں، محدث نہیں، مجتہد نہیں، مفسر نہیں۔ ہاں ان حضرات کا **نقال** ہوں جن کو ان چیزوں میں کمال تھا۔

ملفوظات جلد 1 صفحہ 147 ملفوظ 150

☆ **بندر کو استرا دے کر ذرا اس کی نقل دیکھ لیں**۔ دیوبندیا کو بندر کی نقل کی سمجھ آ جائے گی۔ بہر حال دیکھتے ہیں بیس بڑے مسلمان کی تحریر کی روشنی میں تھانوی صاحب کا بچپن

بعنوان حدت کی علت

میں نے قصائن کا دودھ پیا ہے اسی لئے بھی میرے مزاج میں حدت ہے۔

بیس بڑے مسلمان صفحہ 356

بعنوان بچپن

اللہ تعالٰی کے فضل سے بچپن ہی سے میں جہاں کہیں رہا اعزہ واقرباء اپنے بیگانے سب ہی کا محبوب رہا۔ حالانکہ بچپن میں بہت شوخیاں کرتا تھا مگر آج کل کے

لڑکوں کی سی گندی شرارتیں نہ ہوتی تھیں۔ اس لئے سب کو بجائے ناگوار ہونے کے بھلی معلوم ہوتی تھیں۔ دیوالی کے زمانہ میں میرٹھ چھاؤنی کے بازار میں سڑک پر دورویہ چراغ جلائے جاتے تھے۔ دونوں طرف ہم دونوں بھائی چلنا شروع کرتے تھے اور رومال کو حرکت دے کر سب کو ایک طرف سے بجھائے چلے جاتے مگر کوئی بُرانہ مانتا اور ہندؤوں کو بھی ناگوار نہ ہوتا

بیس بڑے مسلمان صفحہ 356

حضرت اقدس کی طبیعت خود ہی ایسی ہوئی تھی کہ

کبھی بازاری لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن ہی سے حضرت کا مذاق دینی تھا۔

بیس بڑے مسلمان صفحہ 310

☆ باپ پہ پوت پتاپہ گھوڑا   بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا

پھر فرمایا

اس باب میں میری طبیعت ایک خاص رنگ کی ہے وہ یہ کہ مجھ کو کسی سے ملنے کا اشتیاق نہیں ہوتا البتہ مل کر حسرت ہوتی ہے۔ اشتیاق و انتظار سے آزادی ہے۔ مجذوب صاحب کا اثر ہے جن کی دعا سے پیدا ہوا ہوں۔

ملفوظات جلد 2 صفحہ 285 ملفوظ 425

ملفوظات حکیم الامت

(الافاضات الیومیہ من افادات القومیہ) جلد 4 صفحہ 260-261

17 شوال المکرم 1350ھ مجلس بعد نماز ظہر یوم پنج شنبہ

چند واقعات بچپن حضرت حکیم الامت

فرمایا کہ

بچپن میں ایسے ایسے کھیل سوجھتے تھے ایک قصبہ چرتھاول ہے وہاں پر بڑی ہمشیرہ کی شادی ہوئی تھی جن کا اسی زمانہ میں انتقال بھی ہو گیا۔ اور تائی صاحبہ

بھی وہیں کی تھیں اس وجہ سے سب لوگ مرد و عورت ہم لوگوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ان کا بڑا کنبہ تھا ایک بہت بڑی حویلی ہے جو بخن کا محل کہلاتا ہے اس میں سب رہتے۔ بہت سے بچے اور بہت سی عورتیں تھیں۔**ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان کو برابر رکھا اور ایک جوتے کو سب کے آگے رکھا وہ گویا کہ امام تھا اور رنگ کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی وہ مسجد قرار دی۔** یہ کھیل تھا۔ایک اور کھیل یاد آیا کہ ایک مرتبہ میرٹھ میں ایسا ہوا کہ بارش کے ایام تھے مگر کبھی کبھی ترشح بھی ہوتا تھا۔ باہر صحن میں لیٹا کرتے تھے والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم لوگ والد صاحب کے پاس رہتے تھے تین چارپائیاں برابر بچھی ہوئی تھیں۔ والد صاحب کی اور ہم دونوں بھائیوں کی۔**میں نے رسی لے کر سب کے پائے ملا کر خوب کس کر باندھ دیئے اور پڑ کر سو گئے۔** پھر والد صاحب بھی آکر لیٹ گئے۔اتفاق سے بارش آئی تو والد صاحب اٹھے اور ہم کو بھی اٹھایا۔ بچپن کی نیند تھی۔ ہوں ہوں کر کے پھر سو گئے۔والد صاحب جھنائے۔ نہیں اٹھتے تو پڑا رہنے دیا اور اپنی چارپائی گھسیٹی۔اب وہاں تینوں چارپائیاں ایک ساتھ چلی آرہی ہیں۔**بے حد غصہ ہوئے** اور فرمایا ایسی ایسی حرکتیں کرتے ہیں اب سب بھیگ رہے ہیں۔چاقو ڈھونڈا اتفاق سے جلدی میں رسی کاٹنے کیلئے چاقو بھی نہ ملا۔آخر خود ہی باورچی خانہ سے چاقو تلاش کر کے لائے۔اور ان رسوں کو کاٹا۔تب وہاں سے چارپائیاں اٹھ سکیں۔ صحیح تو یاد نہیں کہ اس حرکت پر کوئی چپت لگا یا نہیں۔ایک اور کھیل یاد آیا یہ بھی میرٹھ کا واقعہ ہی ہے دیوالی کے روز شب کو جو دوکانوں کے سامنے چراغ جلتے رکھ دیئے جاتے **تھے ہم دونوں بھائی کئی سال تک ایسا کرتے کہ رومال ہاتھ میں لے کر ایک طرف سے بجھاتے ہوئے چلے گئے اور واپسی میں دوسری طرف**

کے بجھادیئے۔ مگر کوئی کچھ نہیں کہتا حالانکہ ہماری کوئی حکومت نہ تھی۔ مگر والد صاحب کالحاظ تھا۔ حتیٰ کہ براتک نہیں مانتے تھے۔ فرمایا **ایک مرتبہ میرٹھ** میں یہاں الٰہی بخش صاحب کی کوٹھی میں جو مسجد تھی **سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے۔** نمازیوں میں غل مچا کہ جوتے کیا ہوئے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ ٹھک رہے ہیں۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کہا۔ یہ خدا کا فضل تھا باوجود ان حرکتوں کے اذیت کسی نے نہیں پہنچائی۔ وہ ہی قصہ رہا جیسے کسی نے کہا ہے کہ

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ
ہم کو غصہ پر پیار آتا ہے

یہ سب اللہ کی طرف سے ہے ورنہ ایسی حرکتوں پر پٹائی ہوا کرتی ہے۔

فرمایا کہ

ایک صاحب سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمریٹ سے گرمی میں بھوکے پیارے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہوئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے۔ **میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر آکر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔** بیچارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور کچھ نہیں کہا۔ جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی کی ہوتی تھی لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہتے کہ ان کے لڑکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ مگر کوئی کچھ کہتا نہ تھا۔ اور ان شوخیوں پر کبھی والد صاحب کو غصہ آتا تو بھائی کو زیادہ مارتے اور کوئی پوچھتا تو فرماتے کہ سکھلاتا یہ ہی ہے۔ حالانکہ یہ بات واقع کے خلاف ہوتی تھی۔ **میں خود ایسی حرکتیں کرتا تھا مگر مشہور یہ ہی تھا کہ یہ سکھلاتا ہے۔** ایک مرتبہ تائی صاحبہ نے

والد صاحب سے فرمایا کہ بھائی تم چھوٹے ہی کو کیوں مارتے ہو حالانکہ دنگا دونوں ہی کرتے ہیں تو فرمایا دو وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ سبق یاد کر لیتا ہے۔ میرے متعلق فرمایا اس لئے یہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور ایک یہ خود نہی کرتا چھوٹا سکھلاتا ہے۔ فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آکر **میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔** ایک روز ایسا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں **میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔** اتفاق سے اس وقت والد صاحب تشریف لے آئے۔ فرمایا یہ کیا حرکت ہے۔ میں نے عرض کیا ایک روز انہوں نے میرے سر پر پیشاب کیا تھا بھائی نے اس کا بالکل انکار کر دیا۔ مختصر سی پٹائی ہوئی اس لئے کہ میرا دعویٰ ہی دعویٰ رہ گیا تھا۔ ثبوت کچھ نہ تھا اور میرے فعل کا مشاہدہ تھا۔ **غرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی۔**

ملفوظ 345

فرمایا

بندہ خدا اپنی ہی ہانکے چلے جاتے ہو دوسرے کی سن کر سمجھ کر تو جواب دینا چاہیئے۔ آخر مجھ کو تو تمہاری اس حرکت سے اذیت پہنچی۔ بار ہوا گرانی ہوئی آخر تم کو کیا حق تھا مجھ کو اذیت پہنچانے کا **چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصہ میں آگئے ہیں۔ دنیا کے بے وقوف میرے پاس آتے ہیں۔ فہم کا نام نہیں ہوتا۔**

ملفوظات جلد 1 صفحہ 294 ملفوظ 395

سر نہیں

دوسرا یہ واقعہ بھی دیوبند ہی کا ہے۔ مدرسہ کے ایک فارغ التحصیل کو وہم ہو گیا تھا کہ میرے سر نہیں۔ حضرت مولانا یعقوب صاحب سن کر پہنچے اور دریافت

فرمایا کہ تمہارے سر نہیں۔ عرض کیا کہ حضرت نہیں۔ **حضرت نے جوتا نکال کر سر پر مارنا شروع کیا** اس نے واویلا مچایا کہ حضرت مر گیا چوٹ لگتی ہے۔ فرمایا کہ کہاں چوٹ لگتی ہے۔ عرض کیا کہ حضرت سر میں۔ فرمایا تو سر تو ہے نہیں۔ چوٹ کے کیا معنی۔ عرض کیا کہ حضرت سر ہے فرمایا کہ اب تو کبھی نہ کہو گے کہ سر نہیں۔ عرض کیا کہ نہیں۔ چھوڑ دیا وہ وہم جاتا رہا اور ساری عمر بھر بھی کبھی یہ مرض وہم کا نہ ہوا۔ یہ حضرت حکیم تھے حقیقت کو سمجھتے تھے۔

ملفوظات جلد 1 صفحہ 313 ملفوظ 413

یہاں پر تو جو بہت ہی بے حیا ہو گا۔ وہی ٹھہر سکتا ہے۔ و گرنہ اگر ذرا بھی غیرت ہو گی ہر گز نہیں ٹھہر سکتا۔ کون ذلت گوارا کرے۔

ملفوظات جلد 3 صفحہ 105 ملفوظ 150

اور معلوم نہیں ساری دنیا ہی میں بد فہم لوگوں کی زیادہ آبادی ہے یا میرے ہی حصہ میں چھینٹ چھینٹ کر آتے ہیں۔ کہ کوئی مدرسہ ہے بد فہمی کا کہ اس میں تعلیم پا کر اور سند لے کر آتے ہیں۔

ملفوظات جلد 5 صفحہ 127 ملفوظ 122

بندر کی نقل

حضرت اقدس اکثر بیان فرماتے رہتے ہیں پھر فرمایا کہ اب یہ باتیں کہاں اب محض نقل ہی نقل رہ گئی ہے۔

نہ ہر کہ سر بترا شد قلندری دانہ
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند

نقل سے کیا ہوتا ہے نقل تو بندر بھی کر لیتا ہے

آنچہ مردم میکند بوزینہ ہم
مگر کار بوزینہ نیست نجاری

کمالات یہ ہیں اور ہمارا تقویٰ طہارت تو بندر کی سی نقل ہے۔

ملفوظات جلد 9 صفحہ 253 ملفوظ 229

روٹی مزا

ایک حافظ صاحب کی حکایت ہے گو فحش ہے مگر توضیح کیلئے کافی مثال ہے وہ یہ کہ شاگردوں نے کہا **حافظ جی نکاح میں بڑا مزا ہے**۔ حافظ جی نے کوشش کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ شب کو حافظ جی پہنچے **اور روٹی لگا لگا کر کھاتے** رہے۔ بھلا کیا خاک مزا آتا ہے صبح کو خفا ہوتے ہوئے آئے۔ کہ سسرے کہتے تھے کہ نکاح میں بڑا مزا ہے ہمیں تو کچھ مزہ نہ آیا۔ لڑکے بڑے شریر ہوتے ہیں۔ کہنے لگے اجی حافظ جی یوں مزا نہیں آیا کرتا۔ **مارا کرتے ہیں تب مزا آتا** ہے۔ اگلے دن حافظ جی نے بیچاری کو خوب ہی زدو کوب کی۔ مارے جوتوں کے بے چاری کا براحال کر دیا۔ غل مچنے پر اہل محلہ نے حافظ جی کو بہت برا بھلا کہا۔ بڑی رسوائی ہوئی۔ صبح کو پہلے دن سے بھی زیادہ خفا ہوتے آئے۔ اور شاگردوں سے شکایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حافظ جی مارنے کے یہ معنی ہیں۔ **اس کے موافق عمل کیا تب حافظ جی کو معلوم ہوا کہ واقعی مزہ ہے۔**

حقیقت سے بے خبری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

ملفوظات جلد 1 صفحہ 286 ملفوظ 381

ملفوظات جلد 6 صفحہ 183 ملفوظ 121

ملفوظات جلد 2 صفحہ 213 ملفوظ 489

لوٹا کیوں جھانکا ملفوظات جلد 1 صفحہ 293 ملفوظ 395

تنھا

بات یہ ہے کہ میں شب کو تنہا پڑا رہتا وحشت ہوتی۔ (حضرت والا نے مزاحاً فرمایا کہ تنہا (جمع تن) کی ضرورت تھی۔ تنہائی کی ضرورت نہ تھی۔۔۔۔)

ملفوظات جلد 4 صفحہ 252 ملفوظ 327

فرمایا کہ

آج کل کے اکثر پیروں کی تو یہ کیفیت ہے مثال تو فحش ہے مگر ہے منطبق۔وہ یہ کہ میری اور دوسروں کی بالکل ایسی مثال ہے کہ **جیسے رنڈی اور گھر ہستن** کہ طالبوں کے جمع کرنے کی جتنی تدابیر رنڈی کرتی ہے اور قسم قسم کے روپ بدلتی ہے پھنسانے کیلئے اور نائکہ سے کہتی ہے اس کو لاؤ اس کو لاؤ گھر ہستن نہیں کر سکتی۔اور اس میں ایک استغناء کی شان ہوتی ہے۔

ملفوظات جلد1 صفحہ 68 ملفوظ 54

مثال ہے تو فحش مگر ہے چسپاں **جیسے رنڈی بڑی خلیق ہوتی ہے** ۔پان بھی کھلاتی ہے، عشق بازی کی باتیں بھی کرتی ہے، محبت کا اظہار بھی ہے، ذرا ناز و انداز بھی غرضیکہ دل لبھانے کے سب ہی اسباب جمع کرتی ہے اور ایک ہے گھر ہستن کہ رات دن خاوند سے لڑتی ہے۔سیدھے منہ بات نہیں کرتی۔ایک استغناء کی شان ہے اب آپ ہی انصاف سے بتلایئے کہ یہ رنڈی تو خلیق ہے اور گھر ہستن بد خلق ہے مگر آپ ہی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے اور کون سی حالت محمود ہے کون سی مذموم۔

ملفوظات جلد1 صفحہ 129 ملفوظ 122

میل

ملفوظ سابق کو حضرت اقدس مد ظلہم () نے لیٹے لیٹے نہایت ضعف کے عالم میں آنکھیں بند کئے ہوئے پست آواز سے بہ تکلف ارشاد فرمایا تھا۔اس کے بعد پیر دبانے والے خادم سے ارشاد ہوا کہ کمر مل دو۔انہوں نے کمر ملنا شروع کی تو دریافت فرمایا کہ میل بھی نکل رہا ہے یا نہیں۔انہوں نے کہا کہ نہیں یونہی برائے نام سا معلوم ہوتا ہے۔اس پر فرمایا کہ اب تو بڑھاپا ہے مگر جب میں کانپور میں تھا تو عبدالرحمٰن خان مرحوم کا ایک خادم تھا۔اس کو حسن کہتے **تھے وہ خان صاحب کو بھی غسل دیتا تھا اور مجھ کو بھی غسل دیتا تھا۔**

میرے کبھی میل نہ نکلتا تھا۔اسے بھی تعجب تھا کہ میں پسینہ کے دنوں میں بھی اتنا ملتا ہوں لیکن میل نہیں نکلتا تھا۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ سنا ہے بزرگوں کے کپڑے بہ نسبت دوسروں کے کم میلے ہوتے ہیں۔ فرمایا یہ تو بزرگوں کی باتیں ہیں۔ یہاں بزرگی کہاں۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں میل جو بدن سے نہیں نکلتا تو وہ سب دل میں جمع ہوتا رہتا ہے۔اور بزرگ وہی ہے جن کے بدن سے میل زیادہ نکلتا ہے۔ کیونکہ ان کے دل کا میل خارج ہوتا رہتا ہے۔ اور دل صاف ہوتا رہتا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ تو میں نے کہیں نہیں دیکھا کہ بزرگوں کے کپڑے کم میلے ہوتے ہیں البتہ یہ دیکھا ہے کہ ان کے کپڑے پھٹتے کم ہیں اور وں کی نسبت زیادہ چلتے ہیں۔

ملفوظات جلد9 صفحہ293 ملفوظ 242

تھانوی اتباع سنت کا دعویٰ نہیں چل سکتا

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ

سب دعویٰ آسان ہیں اور خلاف واقع چل بھی جاتے ہیں۔ **مگر اتباع سنت کا غیر واقعی دعویٰ بہت مشکل ہے۔** یہ نہیں چلتا۔

ملفوظات جلد2 صفحہ204 ملفوظ 282

☆ بالکل صحیح بات ہے۔اب اس تھانوی کا یہ دعویٰ بھی نہیں چل سکتا۔

یہ تو تھے چند حکیمانہ ارشادات ورنہ ان کی ایک طویل فہرست ہے جو ایک علیحدہ کتاب کا مواد ہے۔ انشاء اللہ جلد ھی وہ بھی منظر عام پر آ جائے گی۔ کام صرف اس کی ترتیب کا باقی ہے ۔ لکھے حوالہ جات کا کام تو تقریباً مکمل ہے۔